۲ ۔ میرے اللہ جی کا دیدار اور ممتا سے بھری ہوئی ملاقات

غالب خیال یہ ہے کہ یہ ملاقات کشف کی حالت میں ہوئی تھی ۔ مگر یہ بات اچھی طرح یقینی نہیں ہے ۔ لہذا ڈر کیوجہ سے مان لیتا ہوں کہ ہوسکتا ھے یہ جلوہ خواب کے اندر خواب میں دیکھا ہو ۔ ہر ممکن احتیاط کے ساتھ جو دیکھا تھا وہی بیان کر رہا ہوں ۔

لگتا ھے کہ اِس کشف یا خواب کی عطائے عالیشان ۱۹۹۲ء میں ہوئی ۔ واللہ علم ۔ **مندرجہ ذیل بیان کو احترام کیساتھ پڑھنا چاہئے۔**

یہ واقع یا تو حقیقی نماز کے دوران ہوا تھا یا ممکن ھے کہ ایک خواب میں مَیں نماز پڑھ رہا ہوں اور اُس دوران اتنا واضح طور سے یہ منظر دیکھ رہا ہونگا ۔ کہ مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ جیسے وہ سارا منظر حقیقی نماز کے دوران (کشف میں) دیکھا ہو۔

دیکھا ایسے ھے کہ میں نماز پڑھتے ہوئے قیام کی حالت میں کھڑا ہوں ۔ پتہ نہیں کس طرح ہوا کہ میرے سامنے جو کمرے کی دیوار ہونی چاہئے تھی وہ دیوار وہاں نظر نہیں آرہی ۔ جیسے کہ ھمارے گھر کا نماز والا کمرہ اور اللہ تعالے جی کا کوئی کمرہ آپس میں مل گئے ہیں ۔ درمیان کی دیوار بس غائب ہوگئی ہے ۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میں قیام کی حالت میں ہی کھڑا ہوں اور میرے سامنے میرے اللہ تعالے جی ! میری مرحومہ والدہ کی طرح کے جسم اور شکل میں دودھ پلانے کی تیاری کرکے آدھے لیٹے ھوئے ہیں ۔ اُن کے آگے کافی تعداد میں دودھ پینے کے امیدوار بچے ایک دوسرے سے دھکم پیل کررھے ہیں ۔ سب بچوں نے لنگوٹ پہنے ہوئے ہیں ۔

یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ میں قیام کی حالت میں ہی کھڑا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ میرے اللہ جی کے آگے (بالکل پاس) جو بچے دودھ تک پہنچنے کیلئے دھکم پیل کر رھے ہیں ۔ وہاں پر بھی میں کھڑا ہوں ۔ مگر وہاں میری عمر بھی اُن بچوں کی طرح ہی ہے اور اُس والے محمد اسلم نے جو ڈیڑھ سال کا بچہ ہے؛ اُس نے بھی لنگوٹ پہنا ہوا ہے ۔ عجیب مگر اھم بات یہ ھے کہ مجھے اپنے آپ (۴۵ سال والے محمد اسلم کا) کا بھی پورا احساس ہے اور میں اپنے آپ کو کئی بچوں کے ساتھ اپنے اللہ جی کے سامنے بھی دیکھ رہا ہوں ۔

خاص طور سے مجھے یہ دیکھنا نصیب ہوا کہ اُس جلوہ (کشف یا خواب) میں میرے اللہ تعالے جی کی شکل اور جسم بالکل ہی میری والدہ کی طرح سے تھے ۔ میری امی جیسی شکل ۔ میری امی جیسا بدن ۔ حتیٰ کہ اُن کے پیٹ اور بازو کی کھال کے جو مسام تھے وہ بھی بالکل میری امی کی طرح کے تھے ۔ میرے پیارے اللہ جی کے چہرے پر ۔ ہونٹوں پر۔ اور آنکھوں میں ۔ میری امی جیسی اپنائیت پیار اور دبی ہوئی مسکراہٹ بھی اُسی قسم کی تھی جسطرح میری امی جی کے چہرے پر بعض دفعہ ہوتی تھی۔ مگر اُس وقت مجھے پکا پتہ تھا کہ یہ تو میرے اللہ تعالے جی ہیں ۔

میں (بچہ والا اسلم) اور ایک اور بچہ اُس دھکم پیل سے بچ کر ذرا پیچھے ہٹ کر کھڑے ہیں ۔ کسی نامعلوم وجہ سے مجھے یہ علم ھے کہ وہ دوسرا بچہ ہندو HINDU بچہ ہے ۔ یہ دیکھنا بھی اچھی طرح سے یاد ہے کہ اکثر بچوں کے سروں پر چھوٹی چھوٹی پگڑیاں سی بندھی ہوئی ہیں ۔ سب کی پگڑیاں سفید ہیں مگر پگڑیوں کی شکل سے پتہ چل رہا ہے کہ یہ مختلف علاقوں کے بچے ہیں ۔ مجھے اپنے اور ہندو بچے کے سَر پر کوئی پگڑی دیکھنا یاد نہیں ہے ۔

تب ایسا لگتا ھے کہ میرے اللہ جی مجھے فرماتے ہیں (ہونٹوں کو ہلتے ہوئے دیکھنا یاد نہیں ھے) کہ وہ جو تُم نے پوچھا تھا کہ جب ہم [اِیّاکَ نَعبدُ] کہتے ہیں ! تو اللہ جی ۔ ہم اپنے کونسے عمل (خدمت) کو آپکی عبادت کرنا کہہ رہے ہوتے ہیں ؟ تو اب دیکھ لو کہ یہ جو یہاں پَر دودھ پینے میرے پاس آتے ہو ۔ اِس میرے پاس آنے کے عمل کو تم [اِیّاکَ نَعبدُ] کہتے ہو ۔ تب مجھے یہ بھی محسوس ہوتا ہے (اللہ جی کے چہرے اور ہاتھوں کے تاثرات سے) کہ اللہ تعالے بھی اُن سب بچوں کے اُس عمل (یعنی اپنی حاجت یا ضرورت کیوجہ سے اللہ جی کے پاس جانے اور اُن کو اپنی دودھ پلانے والی ماں یقین کرنے) کو **[عبادت]** مان لیتے ہیں ۔

تب میں (جو قیام میں کھڑا تھا) نے ۔ اُن بچوں کے حوالہ سے جو دھکم پیل کررھے تھے ۔ پوچھا! کہ اللہ جی یہ بھی [اِیّاکَ نَعبدُ] کررھے ہیں ؟ (زیادہ خیال ھے کہ میں نے ہاتھ سے اُن بچوں کی طرف اِشارہ بھی کیا تھا۔) میرے اللہ جی نے صاف اور واضح بتلایا کہ **! ھاں !!! یہ بھی** ۔ مجھے یہ فرمان اور اس فرمان پر ادب کیوجہ سے چُپ ہونا یاد ہے ۔ کچھ کچھ تعجب بھی ذہن میں تھا ۔ ۔ **نوٹ!** میرا یہ سوال اور اللہ جی کا یہ جواب پنجابی زبان میں تھے ۔

تب میرے دِل میں خیال سا آتا ہے کہ اللہ جی سے پوچھوں کہ **اللہ جی پھر وہ [اِیّاکَ نَستَعِین] کیا ہے ؟** لگتا ایسے ھے کہ جیسے سیدھا میرے دِل سے یہ سوال اللہ جی نے سُن لیا ۔ پھر میرے مالک میرے اللہ جی نے وہ مدد عملی طور سے کر کے دکھلائ ۔

اللہ جی نے اپنا ایک ہاتھ (دائیاں ہاتھ) اُس طرف بڑھایا جس جگہ میں (بچہ اسلم) اور وہ ہندو بچہ کھڑے تھے ۔ اللہ جی نے اپنے ایک ہی ہاتھ پر ہم دونوں کو اِس طرح سے اُٹھا لیا کہ ہندو بچہ اللہ جی کی ہتھیلی پر بازو کی طرف تھا اور میں ہتھیلی پر اُنگلیوں کی طرف تھا ۔ ہم دونوں کو (اکٹھے) اُس جگہ سے اٹھا کر اپنے دُودھوں (Breasts) کی طرف لاتے ہوئے (دکھلا کر) بتلادیا کہ اِس طرح کی مدد مانگنے کیلیئے تم لوگ یہ کہتے ہو کہ [اِیّاکَ نَستَعِین] ۔۔ (بہت کچھ علم اور تفہیم جو ساتھ ہی آئ تھی۔ وہ بیان نہیں کرسکتا۔) **ضروری نوٹ !** اللہ تعالے نے یہ بات لفظوں سے نہیں کہی تھی بلکہ عملی طور سے کرتے ہوئے شائد چہرے کے تآثرات سے بتلایا تھا کہ کونسی یا کیسی مدد مانگی جاتی ھے ۔ اللہ اکبر ۔

اِس کشف یا خواب کے لکھنے میں کئ باتیں سہو سے چھوٹ گئ ہیں اور بعض اِس لئے چھوڑ دی ہیں کیوں کہ اُن باتوں کی یاد پوری طرح سے یقینی نہیں لگ رہی ۔ ھر ایک بات صرف اُتنی ھی لکھی ہے جتنی یقینی طور سے یاد ہے۔ اللہ تعالے سہو ۔ بھول ۔ کوتاہی کو اپنے رحم سے معاف فرمائیں ۔ آمین ۔

\-